غیر مسلم فوجوں کا سعودیہ بلانا شرعی طور پر جائز ہے

جماعت اسلامی اسلام دشمن طاقتوں کو فائدہ پہنچا رہی ہے

"تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" کے قائد مولانا محمد مدنی سے "جنگ" کا انٹرویو

مولانا محمد مدنی کا نام ملک کے اہل حدیث اور چناب کے پار رہنے والوں کے لیے تو نیا نہیں ہے، البتہ ملکی بلکہ بیرون ملکی سطح پر ان کا نام اچانک اس وقت ابھرا جب انھوں نے پاکستان میں کویت پر عراقی قبضے اور تحفظ حرمین کے لیے بھرپور طریقے سے آواز اٹھائی، گندمی رنگ، سفید ریش، میانہ قد، بڑی بڑی آنکھیں، علمی وجاہت سے گفتگو کرنے والے محمد مدنی پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے، مدینہ یونیورسٹی کے فاضل، معروف دینی درسگاہ جامعہ اثریہ جہلم کے پرنسپل اور شہید علامہ احسان الٰہی ظہیر کے ہم جماعت اور ہم مسلک ہیں۔ عراق ایران جنگ کے دوران بڑے بڑے جبے قبوں والے، لمبی دستاروں والے "حمایت" کا ٹوکرا سروں پر اٹھانے عراق، سعودی عرب، امارات اور کویت کے سفارت خانوں پر پڑے رہتے تھے۔ خیال تھا کہ اب سعودیہ اور کویت کے دکھ میں بہانگ دہل سامنے آئیں گے، مگر وہ اس موقع پر "ڈپلومیٹ" بن گئے۔ وہ ہر طرف دوستی قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آزاد رہو کل کلاں یہ عرب پھر ایک ہو جائیں گے۔ ایسے میں گنتی کے چند لوگ ہی کھل کھلا کر سامنے آئے، جن میں مولانا محمد مدنی ہراول دستے کے قائد کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ وہ بے پروا ہو کر ہر طبقے کے لوگوں سے ملے حتیٰ کہ پیپلز پارٹی کے لوگوں سے بھی ملنے سے گریز نہ کیا۔ ان کی گفتگو میں سوز اور دلائل میں جوشش ہوتا ہے۔ وہ حال ہی میں سعودی عرب کے دورے سے واپس آئے ہیں۔ آیئے ان کی گفتگو سنتے ہیں۔

سوال..... مدنی صاحب آپ تحریک تحفظ حرمین کے سربراہ ہیں۔ آپ کو کیوں ضرورت پیش آئی یہ تنظیم بنانے کی، جبکہ آپ کا کہنا ہے کہ امریکی فوجیں تو حرمین سے دو ہزار میل دور ہیں؟

جواب..... پہلی بات تو میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سعودیہ میں صرف امریکی فوجیں نہیں ہیں۔ وہاں

ہمارے ملک کی فوجیں بھی ہیں۔ جاپان، برطانیہ، فرانس اور دنیا بھر کی فوجیں ہیں، اور یہ فیصلہ پوری دنیا کا ہے، عراق نے پوری دنیا کے مہذب اصولوں کو پامال کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ فوجیں جارحیت کو بڑھنے سے روکنے کے لیے جزیرہ عرب کے صحراؤں میں آئی ہیں۔ ۲ اگست کو عراقی صدر صدام حسین نے کویت پر قبضہ کر کے جارحیت کی۔ اس نے نہ ہمسائیگی کا خیال کیا، نہ چھوٹا ہونے کا خیال کیا اور نہ ہی مسلم برادر ملک کے ناطے کچھ سوچا۔ وہ کویت، جو مسلسل نو برس تک عراق کی مدد کرتا رہا تاکہ ایران اور اس کا انقلاب عراق کو فتح نہ کر لے، اس نے احسان کا بدلہ یوں دیا کہ اسے کمزور سمجھ کر ہڑپ کر لیا۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا، کویت ہضم بھی نہ ہوا تھا کہ عراقی فوجیں سعودیہ کی طرف بڑھیں۔ منصوبے کے مطابق وہ سعودی عرب پر بھی قبضہ کر کے پوری تیل کی دنیا کا مالک بن جانا چاہتا تھا۔ تب خادم الحرمین شریفین کو اقوامِ دیگر سے مدد لینا پڑی۔

سوال... تحفظ حرمین کا مسئلہ تو نہیں تھا، پھر یہ پراپیگنڈہ کیوں کرایا جا رہا ہے؟ جبکہ عراق بھی مسلم ملک ہے وہ بھی حرمین کا پاسدار ہے۔

جواب... منصوبے کے مطابق کویت کی طرف سے، اور جس شاہراہ سے سعودیہ ایران کے خلاف عراق کو اسلحہ سپلائی کرتا رہا، اسی کے ذریعے عراق اور مدینہ طیبہ کی طرف سے یمن نے سوڈان کی طرف سے پورے سعودیہ کو گھیر لینے کا پروگرام بنایا تھا۔ عراق اور یمن نے سعودیہ بندر بانٹ پہلے سے کی ہوئی تھی۔ یہ وہی یمن ہے، جس کے لوگ سعودیہ کے ٹکڑوں پر پلتے رہے۔ جنہیں سعودیہ میں بغیر کسی کفیل کے کاروبار کرنے کی کھلی اجازت ہے، وہی یمنی، جو دانے دانے کے محتاج تھے، اپنے ہی محسن کے گھر پر قبضہ کرنے دوڑے۔ اور آپ جانتے ہیں، آج کے دور میں میزائلوں سے جنگ ہوتی ہے۔ کعبۃ اللہ، روضہ رسولؐ اور ہمارے تمام مقدس مقامات سعودی عرب میں ہیں جو براہِ راست خطرے کی زد میں آ گئے۔ اس صورت میں کوئی بے غیرت ہی ہو گا، جو مسلمان بھی کہلوائے اور حرمین کے لیے بے چین نہ ہو۔ میں نے تو اپنے ایمانی جذبے سے یہ تنظیم قائم کی تھی، مگر اسے اس قدر پذیرائی حاصل ہوئی کہ میں اللہ کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ ہماری آواز لوگوں تک پہنچی اور لوگوں نے اس پر دھیان دیا۔ میں نے سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا۔ اس سلسلے میں میں سید یوسف مطلقانی کا بے حد مشکور ہوں، جنھوں نے مجھے اس مسئلے کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ کیا۔

سوال... کیا وجہ ہے کہ بڑی دینی جماعتیں، خاص طور پر جماعت اسلامی، فضل الرحمٰن اور مولانا شاہ احمد نورانی عراق کی حمایت کر رہے ہیں؟

جواب... جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام اور مولانا نورانی کی جے یو پی بلاشبہ بڑی بڑی جماعتیں

ہیں۔ جہاں تک جماعت اسلامی کا تعلق ہے ہمارے نزدیک اس جماعت کا کردار مناسب نہیں ہے۔ قاضی حسین احمد مسئلے کی اہمیت اور نزاکت کا خیال کرنے کی بجائے خود چودھری بننے کی کوشش کرتے ہیں، اور باور کرانے میں لگے ہوتے ہیں کہ وہ بین الاقوامی درجے کے لیڈر ہیں اور مختلف ملکوں کے درمیان ثالث کا کردار ادا کریں گے۔ انھوں نے اُردن کے شہر "عمان" میں جن لوگوں کو "مکہ کانفرنس" کے روز جمع کیا، وہ اجتماع یقیناً یہودیوں کے لیے تو سودمند ثابت ہو سکتا ہے، مگر عالم اسلام کو اس کا سراسر نقصان ہوا۔

جمیعت علمائے اسلام اب تک متحدہ جماعت ہے۔ اس کے قائم مقام امیر مولانا اجمل خان، ان کے نائب امیر اول سینیٹر سمیع الحق عراق کی حمایت نہیں کرتے۔ وہ عراق کو جارح سمجھتے ہیں اور سعودیہ کے دوست ہیں۔ البتہ مولانا فضل الرحمن بریلم آرڈی میں رہنے کی وجہ سے سوشلسٹوں کا غلبہ ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی جمعیت علمائے اسلام سعودی عرب کے موقف کی حمایت کرتی ہے۔ جہاں تک شاہ احمد نورانی کا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں وہ ایک بھٹکے ہوئے سیاسی و دینی مسافر ہیں۔ ان کی مخالفت، اہم سمجھتے ہیں، کوئی معنی نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہ سعودی عرب کے کب مخالف نہیں تھے؟ البتہ جے یو پی کا مضبوط نیازی گروپ سعودی عرب کے ساتھ ہے۔

سوال۔۔۔۔ خلیج میں اگر جنگ ہوتی اور عراق کو شکست ہوئی، تو کیا امریکی فوجیں سعودی عرب سے چلی جائیں گی؟

جواب۔۔۔۔ شاہ فہد اس بات کی یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ بحران کے حل کے بعد یقیناً امریکی اور یورپی فوجیں وہاں سے چلی جائیں گی، اور یہ موقع ہوگا کہ جب پاکستان امریکی فوجوں کی جگہ لے گا۔ اور یہ سعادت ہمیں حاصل ہوگی کہ ہم حرمین کے تحفظ اور حجاز مقدس کے چوکیدار کہلائیں گے۔ بفرض محال اگر امریکی فوجیں سعودی عرب نہیں جاتیں، تو خود ہی سوچیں کہ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ صرف صدر صدام حسین اِ۔ اور وہ دنیا کو تاریخ کی بدترین جنگ کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

سوال۔۔۔۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ امریکہ عراق کی فوجی قوت توڑنا چاہتا ہے، جو کہ اسرائیل کے لیے مستقل خطرہ بن رہی ہے؟

جواب۔۔۔۔ صدام حسین اور عراقی افواج اسرائیل کے لیے خطرہ نہیں ہیں۔ بلکہ انھوں نے تو عالم اسلام کو یہودیوں کی بجائے آپس میں الجھا دیا ہے۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو انھوں نے کویت پر ضرب کرنے کی بجائے اپنے جواری اردن کے پار اسرائیل پر حملہ کیوں نہیں کیا؟ یہ سب ٹوپی ڈرامہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صدام حسین، یہودیوں اور عیسائیوں کے مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ صدام حسین کو سزا تو ملنی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی ملک جنگل کے قانون کی طرح "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کے مترادف چھوٹے اور کمزور ممالک پر ظلم نہ کر سکے۔

سوال۔۔۔۔ یہودیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کر کے نکالا تھا۔ اب دوبارہ انہیں وہاں بلانا

مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے والی بات نہیں ہے؟

جواب۔۔۔۔ دیکھئے! حمایت ہمیشہ حق کی کرنی چاہیے اور رائے صائب اور درست قائم کرنی چاہیے۔ آپ کی رائے صائب نہیں ہے۔ جب کسی پر مصیبت آتی ہے۔ تو وہ اپنے بچاؤ کے لیے ہر حربہ اختیار کرتا ہے۔ حکومتِ سعودیہ نے علماء کی رائے لینے کے بعد دیگر اقوام کی افواج کو آنے کے لیے کہا۔ غیر مسلموں سے تعاون حاصل کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے معاہدہ کیا جسے "میثاقِ مدینہ" کہا جاتا ہے۔ طائف سے جب آپؐ واپس تشریف لائے، تو بنو عدی کے ایک کافر سردار کی حمایت پر دوبارہ مکہ میں داخل ہوئے۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ، ایک کافر سردار ابنِ دغنہ کی پناہ میں مکہ میں رہے۔ اسلامی تعلیمات سے واقف اور کتاب و سنت سے باخبر شخص غلط پروپیگنڈہ سے متاثر نہیں ہو سکتا۔ شرعی لحاظ سے شاہ فہد کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنے حلیفوں کو مدد کے لیے دعوت دیتے۔ آپ مجھے ایک سوال کا جواب دیں کہ کیا اقوامِ متحدہ میں سارے ہی مسلمان ہیں؟ جواب اگر "نہیں" ہے، تو پھر سعودی عرب کو الزام دینے کا کیا مطلب ہے؟